OPEN ACCESS: Al Khadim Research Journal of Islamic Culture and Civilization
ISSN (ONLINE): 2710-0235 & ISSN (PRINT): 2710-0227
https://www.arjicc.com

مولانا حسرتؔ موہانی کی نعتیہ شاعری

Moulana Hasrat Muhani's Naatia Poetry

Dr. Meher Muhammad Ejaz Sabir
Associate Professor, Urdu Department, Balochistan Residential College Khuzdar.
Email: mmejazsabir@gmail.com

Professor Dr. Aijaz Ali Khoso
Professor, Alhamd Islamic University, Islamabad.
Email: aijaz.khoso80@gmail.com

Received on: 09-01-2024 Accepted on: 15-02-2024

Abstract

Hasrat Mohani, a prolific poet of his time, left an indelible mark with his Naatia poetry. His verses, steeped in devotion and reverence for the Prophet, resonate with readers to this day. Through the eloquence of his pen, he weaved intricate tapestries of praise for the Chosen One, describing his virtues and teachings with grace and profundity. Mohani's poetry serves as a spiritual compass, guiding believers towards a deeper connection with their faith. Each line is a testament to his unwavering love for the Prophet, and his words continue to uplift and inspire generations, offering solace in times of spiritual contemplation. In the realm of Naatia poetry, Hasrat Mohani's work stands as a beacon of devotion and artistic brilliance. His verses are like fragrant flowers, adorning the literary landscape with their beauty. They not only pay homage to the Prophet but also serve as a reminder of the profound impact of faith on one's creative expression. Mohani's Naatia poetry, with its timeless relevance and depth of emotion, continues to echo in the hearts of believers, providing a source of inspiration and a path towards spiritual enlightenment. In this way, he has secured his place as a revered poet whose words transcend time and culture. In this paper these aspects in his Naatia poetry are presented.

Keywords: Poetry, thoughts, topics, Love, prophet (S.A.W), Religion, Importance, Analysis.

مولانا حسرتؔ موہانی کی شخصیت کے کئی رُخ ہیں اور وہ ان میں سے ہر رُخ میں امتیازی صفات کے حامل دکھائی دیتے ہیں۔ایک انسان کی حیثیت سے بھی اُن کا پلہ بھاری دکھائی دیتا ہے اور ایک مسلمان کی حیثیت سے بھی وہ بلند مقام پر کھڑے دکھائی دیتے ہیں۔ادب، سیاست، صحافت اور معاشرت کے شعبوں میں بھی اُن کی شخصیت کی ممتاز خصوصیات بآسانی دیکھی جاسکتی ہیں۔شعر و شاعری کی دنیا میں اُنھیں رئیس المتغزلین اور شہنشاہ تغزل کہا جاتا ہے۔اُن کی شاعری اُن کے دل کی آواز اور سچّے جذبوں کے اظہار کے حوالے سے شہرت کی حامل ہے۔اُنھوں نے اپنے سچّے جذبوں، تخیّلات اور فکر کو شاعری کا جامہ پہنایا۔اُن کی غزل جدید و قدیم رنگوں کا امتزاج ہے۔اُنھوں نے قدیم و جدید اُردو و فارسی شعرا کے کلام کا مطالعہ کیا اور اُردوئے معلی میں اُن کے کلام پر تجزیہ اور کلام سے انتخاب

پیش کیا۔ حسرتؔ کے ہاں غزلوں کے ساتھ نعتیہ کلام بھی ملتا ہے۔ نبی کریم ﷺ کی مدحت میں لکھا جانے والا کلام نعت کہلاتا ہے۔ یہ مدحت اور توصیف نثر میں ہو یا نظم میں نعت ہی کہلائے گی، لیکن اصطلاح میں ہر اُس منظوم کلام کو نعت کہتے ہیں، جس میں شاعر نبیٔ آخر الزماں حضرت محمد مصطفی ﷺ کے عشق میں سرشار اپنی محبت و عقیدت کے پھول اس طرح نچھاور کرتا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے اوصاف راہِ عمل بن کر سامنے آجاتے ہیں۔ نعت گو جس قدر نبی کریم ﷺ کی سیرت مبارکہ سے آگاہی اور عمل کی سعادت رکھتا ہو، اُس کے کلام میں اُتنی ہی جان اور تڑپ ہو گی۔ علیم صبا نوی کا کہنا درست ہے کہ :

"نعت شاعری کی بڑی مشکل صنف ہے۔ اس میں جتنی حد بندیاں اور پابندیاں ہیں، اتنی کسی اور ہیت میں نہیں۔ اس میں پیش آنے والے موضوعات میں حدِ ادب سے سرِ مو بھی تجاوز نہیں کیا جا سکتا۔ جدت پسندی بھی ایک حد تک ہی اس میں روا رکھی جا سکتی ہے۔ اس ہیت میں حضور اکرم ﷺ سے عقیدت، محبت، ارادت اور عزت و احترام جزوِ کل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ نعت لکھنے سے پہلے شاعر کو فن سے واقفیت اور زبان پر کامل دسترس کے ساتھ ساتھ تاریخی شواہد، قرآنی تفسیر اور حضورؐ کی سیرت سے متعلق نہ صرف صحیح معلومات کا ذخیرہ ذہن و دل میں ہو، بلکہ اسلامی قدروں کا غائر مطالعہ بھی اشد ضروری ہے عقیدت اور وجدانی کیفیات سے نور کی برساتیں ہوتی ہیں تو نعت شریف میں بڑی ابدیت اور آفاقیت پیدا ہو جاتی ہے۔ نعت دراصل دربارِ مصطفیؐ میں صالح محبتوں، پاکیزہ عقیدتوں اور نیک جذبوں کے ساتھ گل ہائے عقیدت پیش کرنے کا عمل ہے۔"[1]

نعت گوئی کی راہ اس لیے دشوار اور سنگلاخ ہے کہ اس راستے میں جادۂ اعتدال و توازن سے ذرّہ بھر کی لغزش یا ایک لمحے کی افراط یا تفریط کی زد میں بھٹک جانا گویا باعث خسران اور موجب ہلاکت ہے۔[2]

حسرتؔ کی شخصیت کا ایک پہلو اُن کا عشق رسول ﷺ کا جذبہ ہے، جو اُن کے ذہن، دل اور دماغ میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ اُنھیں نبی کریم ﷺ کے دیدار کا شرف بھی حاصل ہوا۔ خواب میں حضور پر نور ﷺ کی زیارت اُن کے عشق رسول ﷺ کے سچّے اور بے پناہ جذبوں کی ہی وجہ ہے۔ اُن کی نبی کریم ﷺ سے بے پناہ عقیدت، محبت اور عشق کا ہی نتیجہ ہے کہ اُن کے غزلیہ کلام میں بھی جا بجا نبی کریم ﷺ سے اُن کی یہ محبت، عقیدت اور عشق آشکارہ ہوتا ہے اور نعتیہ کلام میں تو اُن کے عشق کا کیا ہی عالم ہے۔ ایک نعت میں یُوں گویا ہیں :

لائوں کہاں سے حوصلہ آرزوئے سپاس کا
جبکہ صفاتِ یار میں دخل نہ ہو قیاس کا
عشق میں تیرے دل ہوا ایک جہانِ بے خودی
جان خزینہ بن گئی حیرت بے قیاس کا
لطف و عطائے یار کی عام ہیں بسکہ شہرتیں

قلبِ گناہگار میں نام نہیں ہراس کا

دل کو ہو تجھ سے واسطہ لب پہ ہو نام مصطفیٰ ﷺ

وقت جب آئے اے خدا خاتمۂ حواس کا

طے نہ کسی سے ہو سکا تیرے سوا معاملہ

جانِ اُمیدوار کا حسرتِ محو یاس کا

حسرتؔ کی پہلی نعت وہ ہے، جو اُنھوں نے قید فرنگ اولیٰ (۲۳ جون ۱۹۰۸ء تا ۱۹ جون ۱۹۰۹ کے عرصے میں لکھی۔ اس پہلے مسلمان سیاسی رہنما کا جیل جانا ذہنی اذیت کا باعث تو تھا ہی، اس پر مستزاد چکی کی مشقت تھی۔ حسرتؔ حوصلہ اور ہمت سے معمور تھے اس لیے اُنھوں نے حق گوئی کی پاداش میں یہ سب کچھ برداشت کیا۔ قید کی تنہائی میں اُن کے مشاغل عبادت اور شعر گوئی تھے۔ ایسے میں عشق رسول ﷺ کی تڑپ جاگی اور دربار مدینے میں حاضری دینے کے لیے بیدار ہوئی، تو بے ساختہ اُن کے قلم سے یہ نعت نکلی، جو اُن کے پہلے مجموعہ کلام ''گلدستہ حسرت''میں شامل ہے۔

قابو میں نہیں ہے دل شیدائے مدینہ

کب دیکھیے بر آئے تمنائے مدینہ

خوشبوئے رسالتؐ سے ہے از بسکہ معطر

ہر ذرہ آبادی و صحرائے مدینہ

ہے بے خودی عشق حقیقی کا شناسا

ہر دل کہ ہے مخمور تولائے مدینہ

آتی ہے جو ہر شے سے یہاں انس کی خوشبو

دنیائے محبت ہے کہ دنیائے مدینہ

ہے شام اگر گیسوئے احمدؐ کی سیاہی

تو نور خدا صبح دل آرائے مدینہ

اے وہ کہ سرورِ ابدی کا ہے طلب گار

پی ساغر دل سے مینائے مدینہ

ڈر غلبۂ اعدا سے نہ حسرتؔ کہ ہے نزدیک

فرمائیں مدد سیّد والائے مدینہ۔[۳]

حسرتؔ کے نعتیہ کلام میں بھی وہی سوز و گداز، والہانہ پن، سادگی اور حُسن دکھائی دیتا ہے، جو اُن کی شاعری کا طرۂ امتیاز ہے۔ ڈاکٹر حسرت کاسگنجوی کی رائے درست ہے کہ حسرتؔ موہانی کے ہاں ایک سوز ہے، لگن ہے، جذبہ ہے، والہانہ انداز ہے۔ وہ جب بھی حضور اکرم ﷺ کا ذکر کرتے ہیں، تو اُن کی وجدانی کیفیت اُن پر ایک اور ہی قسم کا تاثر پیدا کرتی ہے اور یہ بات اُن کی قریب تمام نعتوں میں ملتی ہے۔ اُن کی زندگی میں مذہب کو، جو اہمیت حاصل تھی، اس کا تو اندازہ کیا ہی نہیں جاسکتا۔ اسی لیے وہ جب رسول ﷺ کا ذکر کرتے ہیں، تو اُن کا پورا وجود ایک نورانی اور رُوحانی دائرے میں آجاتا ہے۔ اس بات کا اندازہ اُن کی نعتوں سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔ ۴

مظہر شان کبریا صلی علیٰ محمدؐ
آئینہ خدا نما صلی علیٰ محمدؐ

موجب ناز عارفاں باعثِ وفخر صادقاں
سرورِ خیر انبیاء صلی علیٰ محمدؐ

حسرتؔ اگر رکھے تو بخشش حق کی آرزو
ورد زبان رہے صدا صلی علیٰ محمدؐ

حضرت محمد مصطفی ﷺ کے عاشق ہونے کی وجہ سے دینِ اسلام، ارکان اسلام اور مقدس مذہبی مقامات سے بھی حسرتؔ گہرا لگاؤ رکھتے تھے۔ بے سروسامانی کے باوجود گیارہ حج اس کی ایک مثال ہیں۔ یہ کہنا درست ہے کہ حسرتؔ کی شعوری زندگی میں تصوّف کا رُحجان ہمیشہ نمایاں رہا۔ مذہب اسلام اور بزرگان دین سے اُن کی گہری عقیدت کی بنیاد تصوف پر قائم نظر آتی ہے۔ اسلام اور دوسرے پیشوایان دین سے اُن کی عقیدت عشق کے درجے تک پہنچ چکی تھی۔ اسی بڑھی ہوئی عقیدت مندی کا نتیجہ تھا کہ اُنھوں نے تنگ دستی کے باوجود گیارہ حج کیے اور تقریباً سارے مقدس مقامات کی زیارت کی اور ایک دفعہ انتہائی صعوبتیں برداشت کرکے خشکی کے راستے حج کو گئے اور جو مصیبتیں اس راہ میں اُٹھانی پڑیں ان کی کچھ پرواہ نہ کی۔ زہد و اتقاء کی ایسی مثالیں کم سے کم شعرا کے زُمرے میں مشکل سے نظر آئیں گی۔ ۵ ڈاکٹر عزیز انصاری اس بارے میں لکھتے ہیں کہ مولانا حسرتؔ کے عاشق رسول ﷺ ہونے کی اس سے زیادہ دلیل اور کیا ہوسکتی ہے کہ عمر کے آخری حصّے میں جب حبّ رسول ﷺ کا غلبہ بہت زیادہ ہوگیا تھا، تو اُن کے دل میں صرف نعت دید ہی کی حسرت رہ گئی تھی۔ اس دَور کے اشعار میں یادِ مدینہ، خواب میں روضۂ رسول ﷺ کی زیارت، بار بار مدینہ بلائے جانے کی خواہش، زادِ سفر کی کمی، مگر اللہ پر توکل کا ذکر ملتا ہے۔ ۶

پھر ایک شوق بسیار کی آرزو ہے
طوافِ دربار کی آرزو ہے

جو سر سبز ہو بادۂ عشق حق سے
پھر اس جام سر شار کی آرزو ہے
متاعِ دل وجاں کو ہم لے کے حسرتؔ
چلے ہیں خریدار کی آرزو ہے

حسرتؔ کے نعتیہ کلام کے جائزے سے اندازہ ہوتا ہے کہ اُن کے کلام میں ایک طرف پاکیزگی اظہار ہے، تو دوسری طرف، سادگی ادب واحترام اور بے ساختگی پائی جاتی ہے۔اُن کے نعتیہ کلام میں طہارت فکر، سوز وگداز عشق، قوت ایمانی، عقیدت اور والہانہ پن نظر آتا ہے۔ نعت کے عناصر جیسے توقیر و تکریم، دلکش انداز تخاطب، والہانی شیفتگی، تعلیمات رسول ﷺ سے قلبی لگاؤ، جذبۂ عشق رسول ﷺ، جذب واثر اور نعتیہ شعری لوازمات کی پُر کاری بآسانی دیکھے جاسکتے ہیں۔اس لیے یہ کہنا بجاہے کہ مولانا حسرتؔ موہانی کی ہر نعت اپنے اندر جذب واثر کی نئی دُنیا لیے ہوئے ہے۔اُن کے نعتیہ اشعار میں غزل کی روایات کی دل آویزی توازن کے ساتھ نظر آتی ہے اور اس کے ساتھ نعت کے تمام لوازم پوری طرح جلوہ گر دکھائی دیتے ہیں۔[۷] اور یہ کہ حسرتؔ کی نعت میں فضائل نبوت احکام رسول ﷺ کی متعابت، سیرت طیبہ کا اتباع، نیز مدینتہ الرسول ﷺ کی زیارت کے ارمان تڑپتے ہیں۔[۸]

پھر آنے لگیں شہر محبت کی ہوائیں
پھر پیش نظر ہو گئیں جنت کی ہوائیں۔
اے قافلے والو، کہیں وہ گنبد خضریٰ
پھر آئے نظر ہم کو کہ تم کو بھی دکھائیں
ہاتھ آئے اگر خاک ترے نقش قدم کی
سر پر کبھی رکھیں کبھی آنکھوں سے لگائیں
نظارہ فروزی کی عجب شان ہے پیدا
یہ شکل و شمائل یہ عبائیں یہ قبائیں
کرتے ہیں عزیزان مدینہ کی جو خدمت
حسرتؔ آنھیں دیتے ہیں وہ سب دل سے دعائیں

ڈاکٹر سید خورشید نبی جعفری کا تجزیے سے اتفاق کیا جاسکتا ہے کہ ایک عاشق رسول ﷺ کی حیثیت سے مولانا حسرتؔ موہانی کے نعتیہ کلام میں دلی سوز و گداز اور عقیدت و محبت کی فراوانی پائی جاتی ہے۔نعت کے ہر شعر سے اُن کی حضور ﷺ سے والہانہ عقیدت کا اظہار ہوتا ہے۔ صداقتِ افکار، رفعت تخیل، شائستگی مضامین ایسی خصوصیات ہیں، جو اُن کے نعتیہ کلام کو چار چاند لگاتی ہیں۔ وہ جو کچھ

کہتے ہیں اُس میں عشق رسول ﷺ کی رنگارنگ جھلکیاں، اُن کے عاشق رسول ﷺ ہونے اور ایمان کی پختگی کی عکاس ہیں۔ 9

دعا میں ذکر کیوں ہو مدعا کا
کہ یہ شیوہ نہیں اہل رضا کا
طلب میری بہت کچھ ہے مگر کیا
کرم تیرا ہے اک دریا عطاء کا
نہیں معلوم کیا اے شاہِ خوباں
تجھے کچھ حال اپنے مبتلا کا
بجائے اسم اعظم آپ ﷺ کا نام
وظیفہ ہے مرا صبح و مسا کا

حسرتؔ کے ہاں نعتیں تو ہیں ہی، لیکن نبی کریم ﷺ سے عقیدت چونکہ ہر دم، ہر پل اُن کے دل و دماغ میں بسی رہتی ہے اس لیے وہ غزل کہتے کہتے حضور ﷺ کی مدح بیان کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ اس بارے میں خورشید احمر رقم طراز ہیں کہ :

''حسرتؔ موہانی جتنے بڑے شاعر تھے اُسی رعایت سے وہ نعت گوئی کے اعلیٰ منصب اور اس کی ذمہ داریوں کا بھی کماحقہ شعور رکھتے تھے۔ نعت گوئی کا یہ شعور اُن کی تقریباً تمام نعتوں میں ہمیں صاف صاف نظر آتا ہے۔ اُن کی نعتوں میں بعض نعتیں ایسی ہیں، جن میں حضور ﷺ سے والہانہ محبت کے موضوعات کو براہ راست پیش کیا گیا ہے۔ بلکہ حضور ﷺ کے نام نامی کا کہیں ذکر بھی نہیں آیا۔ بظاہر یہ نعتیں ہمیں صوری اعتبار سے غزل مسلسل دکھائی دیتی ہیں، لیکن بغور مطالعہ کرنے کے بعد یہ بات فوری طور پر سمجھ میں آجاتی ہے کہ یہ غزل نہیں بلکہ مطلع سے لے کر مقطع تک نعت شریف ہے۔ اسی نوع کی ایک نعت ملاحظہ فرمائیے۔

مصیبت بھی راحت فزا ہو گئی
تری آرزو رہنما ہو گئی
یہ وہ راستہ ہے دیارِ وفا کا
جہاں بادِ صرصر صبا ہو گئی
میں درماندہ اس بارگاہ عطاء کا
گنہگار ہوں اک خطا ہو گئی
ترے رتبہ داں محبت کی حالت
ترے شوق میں کیا سے کیا ہو گئی

پہنچ جائیں گے انتہا کو بھی حسرتؔ

جب اس راہ کی ابتداء ہو گئی۔''۱۰

بقول یحییٰ خلیل عرب حسرتؔ رسول ﷺ کے عشق میں سرتا پا ڈوبے ہوئے تھے۔ اولیاء اللہ اور بزرگان دین سے بھی اُنھیں والہانہ محبت تھی۔ اسی لیے جب وہ دربارِ نبی ﷺ پر حاضری دیتے ہیں، تو صرف اُن کی آنکھیں ہی اشکبار نہیں ہوتیں، بلکہ اُن کا دل بھی روتا ہے، جس کی بازگشت اُن کے نعتیہ کلام میں صاف سنائی دیتی ہے۔ اور یہ ان کی نعت گوئی کی بڑی خوبی ہے۔ ۱۱

السلام اے شہؐ بشیر و نذیر

داعی و عابد و سراجِ منیر

آرزو ہے کہ نام پاک حضور ﷺ

کاش وردِ زباں ہو وقت اخیر

بہ طفیل صغیر ذرّہ عشق

محو سارے ہوئے گناہ کبیر

تم نے کیوں کر کیا دلوں کا شکار

ہے بظاہر کمان پاس نہ تیر۔

حوالے و حواشی:

۱۔ علیم صبانویدی، نعتیہ شاعری میں ہیئیتی تجربے''، ٹمل ناڈو اُردو پبلی کیشنز، چینئی ۲۰۰۶ء، ص: ۱۸۔

۲۔ ڈاکٹر محمد اسمعیل آزاد فتح پوری، ''نعتیہ شاعری کا ارتقاء''، فائن آفسٹ ورکس، الٰہ آباد، ۱۹۸۸ء، ص: ۹۔

۳۔ پروفیسر شفقت رضوی، مولانا حسرت موہانی اور ان کی نعت گوئی، مشمولہ ''مولانا حسرت موہانی دانشوروں کی نظر میں''، مرتبہ سیّد محمد اصغر کاظمی، مولانا حسرت موہانی میموریل لائبریری اینڈ ہال ٹرسٹ، کراچی، ۲۰۰۲ء، ص: ۱۹۹۔ ۲۰۰۔

۴۔ ڈاکٹر حسرت کاسگنجوی، حسرت موہانی کا مذہبی رجحان، مشمولہ ''مولانا حسرت موہانی کی حمد و نعت اور منقبت گوئی''، مرتبہ سیّد محمد اصغر کاظمی، مولانا حسرت موہانی میموریل لائبریری اینڈ ہال ٹرسٹ، کراچی، ۲۰۰۳ء ص: ۵۶۔

۵۔ پروفیسر عبدالقادر سروری، ''حسرت موہانی اور اُردو غزل کا اِحیائ''، مشمولہ اُردو ادب، حسرت موہانی نمبر، اکتوبر ۱۹۵۱ء، ص: ۱۳۰۔ ۱۳۱۔

-۶۔ ڈاکٹر عزیز انصاری، حسرت اور عشق رسولؐ، مشمولہ مولانا حسرت موہانی کی حمد و نعت اور منقبت گوئی، ص: ۶۲۔

۷۔ ڈاکٹر نظر کامرانی، حسرت موہانی کی نعتیہ شاعری، مشمولہ مولانا حسرت موہانی کی حمد و نعت اور منقبت گوئی، ص: ۶۳۔ ۶۴۔

۸۔ ڈاکٹر عاصی کرنالی، حسرت موہانی کی حمدیہ و نعتیہ شاعری، مشمولہ مولانا حسرت موہانی کی حمد و نعت اور منقبت گوئی، ص: ۶۷۔

۹۔ ڈاکٹر سیّد خورشید نبی جعفری، عاشق رسول مولانا حسرت موہانی، مشمولہ مولانا حسرت موہانی کی حمد و نعت اور منقبت گوئی، ص: ۷۲

۱۰۔ خورشید احمر، مولانا حسرت موہانی کی نعتیہ شاعری ایک مطالعہ، مشمولہ مولانا حسرت موہانی کی حمد و نعت اور منقبت گوئی، ص: ۹۵۔۹۶۔
۱۱۔ یحییٰ خلیل عرب، مولانا حسرت موہانی کی نعتیہ شاعری، مشمولہ مولانا حسرت
موہانی کی حمد و نعت اور منقبت گوئی، ص: ۹۹۔

References:

1. Aleem Saba Navidi, Naatia Shairi hayati tajrubay, Tamul Naado urdu publications, Chunai, 2006, P:18.
2. Dr. Muhammad Ismail Azad Fathepuri, Naatia Shairi ka Irtaqa, Fine offset works Allah Abad, 1988, P:9.
3. Prof: Shafaqat Rizvi, Moulana Hasrat Mohani aur un key Naat Goi, Mashmoola, Moulana Hasrat Mohani Danish waroon key Nazar main murataba Syed Muhammad Asghar Kazmi, Moulana Hasrat Mohani Mamorial Library & Trust, Karachi, 2002, P:199-200.
4. Dr. Hasrat Kasganjvi, Hasrat Mohni ka mazhabi rujhaan, mashmoola, Moulana Hasrat Mohani key Hamd-o-Naat aur Marqabat goi, Murataba, Syed Muhammad Asghar Kazmi, Moulana Hasrat Mohani Mamorial Libray & Trust Karachi, 2003 P:65.
5. Prof: Abdul Qadir Sarwari, Hasrat Mohani aur urdu Ghazal ka ahya, Mashmoola urdu adab, Hasrat Mohani Number, October1951, P:130-131.
6. Dr. Aziz Ansari, Hasrat Mohani aur Ashq-e-Rasool, Mashmoola Moulana Hasrat Mohani key Hamd-o-Naat aur Manqabat Goi, P:62.
7. Dr. Nazar Kamrani, Hasrat Mohani key Naatia Shairi, Mashmoola Moulana Hasrat mohani, key Hamd-o-Naat Manqabat Goi, P: 63-64.
8. Dr. Aasi Karnali, Hasrat Mohani, key Hamdia-o-Naatia Shairi, manqabat Mashmoola Moulana Hasrat Mohani key Hamd-o-Naat manqabat goi, P :67
9. Dr. Syed Khurshid Nabi Jaffari, Aashiq-e-Rasool Moulana Hasrat Mohani, Mashmoola Moulana Hasrat Mohani key Hamd-o-Nat aur Manqabat goi, P : 72
10. Khurshid Ahmer, Moulana Hasrat Mohani key Naatia Shairi, Aik Mutaliya, Mashmoola Moulana Hasrat Mohani key Hamd-o-Naat aur Manqabat goi, P : 95-9.
11. Yayha Kamal Arab, Moulana Hasrat Mohani key Naatiya Shairi, Mashmoola Moulana Hasrat mohani key Hamd-`1o-Naat aur Manqabat goi, P : 99